

ہانگ کانگ میں نسلی اقلیتوں میں غربت کی صورت حال پر رپورٹ 2016 ایگزیکٹو خلاصہ

حکومت
ہانگ کانگ
اسپیشل ایڈمنسٹریٹو ریجن

Economic Analysis Division
Economic Analysis and
Business Facilitation Unit
Financial Secretary's Office

Census and Statistics
Department

فروری 2018

اگر انگریزی ورژن اور اس ایگزیکٹو خلاصہ کی ورژن اردو کے مابین کسی بھی قسم کی بے ربطگی یا ابہام پایا جاتا ہے، تو انگریزی ورژن غالب تصور ہو گی۔

If there is any inconsistency or ambiguity between the English version and the Urdu version of this Executive Summary, the English version shall prevail.

ES.1 ایشیا کا ورلڈ سٹی کا درجہ حاصل ہونے کی ہماری حیثیت کو دیکھتے ہوئے، مختلف نسلی ماخذ کے لوگ ہانگ کانگ میں کام کرنے یا آباد ہونے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ کچھ لوگوں کو مطابقت اختیار کرنے اور کمیونٹی میں انضمام کے سلسلے میں چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، اور انہیں زیادہ محروم اور معاونت کی ضرورت میں ہونے کے طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ حکومت اور کمیشن آن پاورٹی (CoP)، محروم افراد، بشمول نسلی اقلیتوں (EMs) کی فلاح و بہبود کو بے انتہاء اہمیت دیتے ہیں۔ EMs کو ہانگ کانگ کی زندگی سے مطابقت اختیار کرنے، خود اعتمادی حاصل کرنے اور سماجی وسائل کی مدد سے آگے بڑھ سکنے میں مدد دینے کے لیے مختلف اقدامات متعارف کرائے گئے ہیں۔ یہ امور غربت سے بچانے اور کم کرنے کے مقاصد سے ہم آہنگی میں ہیں۔

ES.2 حکومت نے 2015 کے اختتام پر نسلی اقلیتوں پر ہانگ کانگ میں غربت کی صورتحال پر رپورٹ 2014 جاری کی، جس نے نسلی اقلیتوں/EMs کی غربت کی صورتحال کا تفصیلی تجزیہ کیا۔ مردم شماری اور محکمہ شماریات (C&SD) کی طرف سے منعقد کردہ 2016 آبادی ذیلی مردم شماری کے تازہ ترین نتائج کا حوالہ دیتے ہوئے اور خط غربت کے تجزیاتی فریم ورک کی بنیاد پر، یہ رپورٹ EMs کی غربت کی صورتحال کی مسلسل نگرانی میں سہولت دینے کے لئے ایسے افراد کی غربت کے اہم اعداد و شمار کا ایک اپ ڈیٹ فراہم کرتی ہے۔

2016 میں ہانگ کانگ میں نسلی اقلیتوں کا جائزہ

ES.3 2016 میں، چینی نسل کے لوگ ہانگ کانگ میں مجموعی آبادی کا ⁱ (91.9%) اکثریتی حصہ بنتے ہیں، جبکہ EMsⁱⁱ (بشمول غیرملکی گھریلو مددگار (FDHs)) باقی آبادی کا صرف 8.1% حصہ یا 575 400 افراد ہیں۔ ان EMs میں، نصف سے زائد (55.7%) FDHs یا 320 700 افراد) تھے جن کا تعلق بنیادی طور پر فلپائن اور انڈونیشیا سے تھا۔

ES.4 FDHsⁱⁱⁱ کو خارج کرنے کے بعد، 2016 میں ہانگ کانگ میں EM آبادی، پوری آبادی کے (FDHs کو نکال کر) 3.8% کے شمار کے برابر، 254 700 تھی۔ فلپائنیوں اور انڈونیشیائی کی تعداد، جو پہلے EMs کی اکثریت تشکیل دیتی تھی، اب نمایاں طور پر سکڑ گئی ہے۔

i جب تک کہ بصورت دیگر وضاحت نہ کی جائے، اس رپورٹ کا تجزیہ ہانگ کانگ میں پوری آبادی کے عمومی گھرانوں میں مجموعی زمینی بنیاد کی حامل آبادی کا حوالہ دیتا ہے۔

ii اعداد و شمار سروے میں، ایک جواب دہندہ کی نسلیت تشخیص بہ ذات سے متعین کی جاتی ہے۔ نسلیت کی درجہ بندی کا تعین تصورات کے حوالے سے کیا جاتا ہے جیسا کہ ثقافتی ماخذ، قومیت، رنگ اور زبان۔ جیسا کہ ہانگ کانگ بنیادی طور پر ایک چینی معاشرہ ہے، "EMs" سے مراد غیر چینی افراد ہیں۔

iii ماسوائے جب تک کہ بیان نہ کیا جائے، اس رپورٹ میں FDHs کو شماریات سے خارج کیا جاتا ہے۔

iv اقوام متحدہ شماریاتی کمیشن کی طرف سے اپنائی گئی علاقوں کی درجہ بندی کے مطابق، SA ممالک میں بھارت، پاکستان، نیپال، بنگلہ دیش، سری لنکا، افغانستان، بھوٹان، ایران اور مالدیپ شامل ہیں۔ ڈیٹا جمع کرنے میں حد بندیوں کی وجہ سے، اس رپورٹ صرف پہلے پانچ نسلی گروہوں کی تقسیم شامل ہے۔

اس کے بجائے، جنوبی ایشیائی (SAs) ^{iv} سب سے بڑے نسلی گروپ کے طور پر نمایاں ہو کر سامنے آئے ہیں، جو EM آبادی کا 78 000 افراد یا تقریباً 30.6% ہیں، جس کے بعد مخلوط آبادی (58 500 افراد یا 23.0%) اور سفید فام (55 900 افراد یا 21.9%) شامل ہیں۔ EM/نسلی اقلیتی آبادی EM 123 300 گھرانوں ^v، یا تمام گھریلو گھرانوں کے 4.9% میں رہ رہی تھی۔

ES.5 2011 سے 2016 کے درمیان پانچ سالوں میں EM آبادی میں سالانہ 5.8% کی اوسط شرح کے مطابق تیزی تیزی سے اضافہ ہوا، جو کہ ہانگ کانگ میں مجموعی آبادی کے لئے 0.5% اضافے کی شرح کی نسبت کہیں زیادہ تھا۔ بڑے نسلی گروپوں کے درمیان، SAs (جیسا کہ بھارتیوں اور نیپالیوں) نے ایک قوی اضافے کو جاری رکھا، اور مخلوط آبادی ^{vi} آبادی میں اضافے کی شرح بھی نمایاں تھی۔ انڈونیشیائی اور فلپائینیوں نے بھی، جو نسبتاً آبادی کے چھوٹے حجم کے ساتھ ہیں، نے بھی اوسط آبادی میں نمایاں اضافہ ریکارڈ کیا ہے۔ اس طرح کے تیز رفتار اضافے کے نتیجے میں، پوری آبادی میں EMs کا حصہ 2011 میں 2.9% سے 2016 میں 3.8% تک اضافہ ہوا ہے۔

ES.6 بہت سے EMs ہانگ کانگ میں آباد ہو گئے تھے اور کچھ مقامی طور پر ہی پیدا ہوئے اور پروان چڑھے۔ وہ ہمارے معاشرے کے اراکین بن چکے ہیں۔ نسلی اقلیتی گروپوں نے مخصوص آبادیاتی اور سماجی و اقتصادی خاصیتیں ظاہر کیں، جو نسلی گروپوں کے اندر نمایاں طور پر تفاوت کی حامل تھیں۔ یہ تفاوتیں، انفرادی گروپوں کے لئے غربت کے خطرے سے قربت میں وابستہ ہوتی ہے۔

ES.7 آبادیاتی اور سماجی خصوصیات کے لحاظ سے، 2016 کے اعداد و شمار دکھاتے ہیں کہ ہانگ کانگ میں مجموعی عمر رسیدگی آبادی کے برعکس، EMs کی آبادی نسبتاً نوجوان افراد پر مشتمل تھی۔ SAs کے معاملے میں یہ امر زیادہ قابل غور تھا۔ مزید برآں، تھائییز، انڈونیشیائی اور فلپائینی زیادہ تر خواتین تھیں۔ اس کے باوجود، تھائییز اور انڈونیشیائی عمر رسیدہ افراد (افراد جن کی عمر 65 اور زیادہ ہے) کی آبادی کے حصہ میں گزشتہ برسوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ جیسا کہ SA گھرانے ^{vi} زیادہ تر، اپنے ساتھ رہنے والے بچوں (افراد جن کی عمر 18 سال سے کم تھی) کی زیادہ تعداد کی وجہ سے بڑے خاندان تھے، SA گھرانوں کے اوسط گھرانے کا سائز 3.0 افراد تھا، جو تمام EM گھرانوں اور مجموعی گھرانوں (دونوں کا 2.7 افراد تھے) سے کہیں زیادہ تھا، اور یہاں تک کہ پاکستانیوں اور نیپالیوں کے مابین گھرانوں کا سائز اس بھی کہیں زیادہ بڑا تھا (بالترتیب 3.9 اور 3.2 افراد تھا)۔

v EM گھرانوں سے مراد وہ خاندانی گھرانے ہیں جن میں کم از کم ایک EM رکن موجود ہے۔ ضروری نہیں کہ گھرانے کے تمام اراکین EMs ہوں۔

vi "مخلوط" کی C&SD کے سروے میں ایک الگ نسلی گروپ کے طور پر درجہ بندی کی گئی ہے۔ 2016 آبادی ذیلی مردم شماری کے لئے ڈیزائن کیے جانے والے سوالنامہ کو جواب دہندگان کے لئے مزید آسان بنایا گیا کہ وہ کثیر نسلی گروپوں پر معلومات فراہم کر سکیں۔ اسی طرح، مخلوط آبادی پر 2016 میں اعداد و شمار کا گزشتہ سالوں کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے، خاص توجہ دی جانی چاہئے۔

vii ایک سادہ تر اور مرتکز تجزیہ میں سہولت دینے کے لئے، انفرادی نسلی گروپوں کے گھریلو بنیاد پر تجزیوں کو ایک واحد قومیت کے گھرانوں کی بنیاد پر منعقد کیے جاتے ہیں۔

ES.8 تعلیم کے حصول کے حوالے سے، یہ EMs کے مابین نمایاں طور پر متنوع ہے۔ سفید فام، جاپانی اور کوریائی اور بھارتیوں نے تعلیم حاصل کرنے پر زیادہ توجہ دی، جبکہ پاکستانی، نیپالی، تھائی اور انڈونیشیائی جنہیں نے ثانوی تعلیم کی ہوئی تھی، ان کا تناسب کم تھا۔ مزید برآں، 19-24 سال کی عمر کے EMs کی اسکول کی حاضری کی شرح^{viii} علاقائی اوسط سے عام طور پر کم تھی، اگرچہ 2011 اور 2016 کے درمیان کچھ نسلی گروپوں میں بہتری کا مشاہدہ کیا گیا تھا۔ البتہ، نیپالی نوجوانوں کی شرکت کی شرح صرف 13.8% تک تھی، جو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لحاظ سے بعض SA نوجوانوں میں اب بھی کم پسندیدہ صورتحال کی عکاسی کرتی ہے۔

ES.9 اسی طرح، EM گروپوں میں اقتصادی خصوصیات میں قابل ذکر تفاوت کا مشاہدہ کیا گیا تھا۔ 2016 کے اعداد و شمار پر اہم مشابہات مندرجہ ذیل ہیں:

(i) **لیبر فورس میں شمولیت کے متنوع درجے:** مرد EM مرد حضرات کی لیبر فورس شرکت کی شرح (LFPRs) عموماً مجموعی طور پر مرد حضرات کی اوسط سے بلند تر تھی، خاص طور پر نسبتاً زیادہ عمر کے افراد کی آبادی میں۔ اسی دوران میں، لیبر مارکیٹ میں شرکت کرنے والی پاکستانی خواتین کا تناسب حالیہ برسوں میں کچھ بہتری/پک-اپس کے باوجود بھی کم تھا۔ دوسری جانب، نیپالی، جنس سے قطع نظر، اعلیٰ LFPRs کے حامل تھے، اور بہت سے نیپالی نوجوانوں نے ابتدائی اسکول بھی چھوڑ دیا تھا اور ورک فورس میں شمولیت اختیار کر لی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ 2011 اور 2016 کے درمیان، کچھ نسلی گروپوں نے اعلیٰ LFPRs کا اظہار کیا، خاص طور پر پاکستانیوں کے معاملے میں۔

(ii) **تعلیمی کے حصول کی عکس بندی کرنے والے پیشوں کی تقسیم اعلیٰ تعلیم یافتہ سفید فام، جاپانی اور کوریائی، اور بھارتی بڑے پیمانے پر اعلیٰ ہنر یافتہ کارکن تھے**^{ix}۔ اس کے برعکس، دیگر SAs اور جنوب مشرقی ایشیائی بنیادی طور پر بنیادی نوعیت کے روزگار/عہدوں میں مصروف عمل تھے۔ خاص طور پر، پاکستانی، نیپالی، تھائی اور انڈونیشیائی میں کم ہنر مند کارکنوں کا تناسب 30% تک بڑھ گیا۔

(iii) **روزگار کی آمدنیوں اور گھرانے کی آمدنیوں میں قابل ذکر تفاوت:** سفید فام، جاپانی اور کوریائی، اور بھارتیوں نے لیبر مارکیٹ میں نمایاں طور پر اعلیٰ آمدنی کے ساتھ بہتر کامیابی حاصل کی۔ نسبتاً، پاکستانی، نیپالی، تھائی اور انڈونیشیائی زبانیں بولنے والے برسرروزگار افراد نے کم کمایا۔ جہاں تک گھرانے کی آمدنی کا تعلق ہے، وہ بھی پاکستانی، نیپالی، تھائی اور انڈونیشیائی گھرانوں کے لئے کم تھی۔

viii اسکول میں شرکت کی شرح متعلقہ عمر کے گروپوں میں کل وقتی تعلیمی اداروں میں شرکت کرنے والی اس آبادی کی فیصد شرح ہے۔

ix زیادہ مہارت کے کارکنان میں مینیجرز اور منتظمین، پیشہ ور ماہرین اور ایسوسی ایٹ پیشہ ور ماہرین شامل ہیں۔

اس کے اصل اسباب کی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ نسلی گروپوں کے کارکنوں میں نسبتاً پسماندہ روزگار آمدنی سے قطع نظر، اقتصادی طور پر سرگرم گھرانوں کے کم تر حصے (جیسے تھائی اور انڈونیشیائی گھرانوں) نے صورتحال کو مورد الزام ٹھہرایا۔

ES.10 یہ قابل ذکر ہے کہ لیبر مارکیٹ کے درمیان ٹھوس ترقی کے ساتھ 2011 اور 2016 کے درمیان ہانگ کانگ کی معیشت کی معتدل توسیع ہوئی، اس کے ساتھ ساتھ آبادی میں اضافہ اور EMs کے زیادہ LFPRs، برسرروزگار افراد کی تعداد، اور بڑے نسلی گروپوں کے مابین کام کرنے والے گھرانوں^x میں رہنے والی آبادی کے حصوں میں بھی نمایاں طور پر اضافہ ہوا۔ مزید برآں، مختلف نسلی گروپوں کی اوسط ملازمتی آمدنیاں 2011 اور 2016 کے درمیان زیادہ تھیں، لیکن بڑھنے کے باوجود، مجموعی اعداد و شمار سے پھر بھی کافی کم تھیں۔ اس کے باوجود، EM آبادی انتہائی نقل پذیری کے ساتھ تیزی سے بڑھی تھی، جو ممکنہ طور پر لیبر کی ساخت میں کافی تبدیلیوں کا باعث بنی۔ نسلی گروپوں میں روزگار کی آمدنیوں کی تقسیم میں تبدیلیاں کئی عوامل کے تابع تھیں، بشمول لیبر کی مہارت کی تقسیم کے حصے میں تبدیلیاں اور کم تجربہ کار کارکنان کی تعداد میں اضافہ جو نئے آنیوالے یا نئے تارکین وطن تھے۔

ES.11 مختصر یہ کہ، ہانگ کانگ میں EMs کے مابین، SAs اور جنوب مشرقی ایشیائی لوگوں میں نسبتاً زیادہ عام درجے کے خاندان پائے گئے تھے۔ SAs، بڑی آبادی کے سائز کی خصوصیت، تیزی سے بڑھتی آبادی، بڑے خاندان اور زیادہ بچوں پر انحصار، بنیادی سطح کے EMs کے مابین زیادہ نمائندگی تھی۔

2016 میں نسلی اقلیتوں کی غربت کی صورتحال

ES.12 EMs کے غربت کے بڑے اعداد و شمار کو تازہ ترین بنانے کے لئے غربت کی لکیر کے تجزیاتی فریم ورک کو بطرف مردم شماری 2016 کی آبادی کے اعداد و شمار پر اطلاق کرنے سے، نتائج ظاہر کرتے ہیں کہ 2016 میں، پالیسی مداخلت سے پہلے، 19.4% کی شرح غریب^{xi} کے ساتھ، وہاں 22 400 غریب EM گھرانے اور 49 400 غریب EMs موجود تھے۔ پالیسی مداخلت کے بعد (متواتر نقدی) متعلقہ اعداد و شمار کم تر تھے، جو بالترتیب، 19 500 گھرانے، 44 700 افراد اور 17.6% تھے۔

ES.13 2016 اور 2011 کے غربت کے اعداد و شمار کا موازنہ ظاہر کرتا ہے کہ EM غربت کی شرح، پالیسی کی مداخلت سے پہلے اور بعد میں اضافے کو درج کرتی ہے: قبل از مداخلت غربت کی شرح 15.8% سے 19.4% تک تھی جبکہ بعد از مداخلت (متواتر کیش) غربت کی شرح 13.9% سے 17.6% تک تھی۔

x کام کرنے والے گھرانے خاندانی گھرانے ہیں جن میں FDHs کو نکال کر، کم از کم ایک فرد برسرروزگار ہے۔ یہ لازمی نہیں کہ گھرانے میں رہنے والے تمام اراکین برسرروزگار افراد ہوں۔

xi EMs کی کل تعداد میں غریب EMs کا فیصدی حصہ۔

بیک وقت غربت کی شرحوں میں اضافہ اور مجموعی EM آبادی میں اور ان کے گھرانوں کی تعداد میں نمایاں اضافے نے، اس مدت کے دوران پالیسی مداخلت سے پہلے اور بعد میں غریب EM آبادی کے سائز اور اس طرح ان کے گھرانوں کی تعداد میں اضافہ کیا۔

ES.14 نسلی گروپ سے EMs کی قبل از مداخلت غربت کی صورتحال کا تجزیہ ظاہر کرتا ہے، کہ 2016 میں پالیسی مداخلت سے پہلے 49 400 غریب EMs کے مابین، SAs کی تعداد 40.6 فیصد تھی جبکہ پاکستانی اس کا پانچواں حصہ (20.2%) تشکیل دیتے تھے۔

ES.15 SAs کی قبل از مداخلت غربت کی شرح 25.7% نسبتاً بلند تھی۔ SAs کے مابین، پاکستانیوں کی غربت کی ایک بلند شرح 56.5% درج کی گئی۔ اس کے علاوہ، تھائی اور انڈونیشیائی کی غربت کی شرح، آبادی کے ایک چھوٹے سائز کے ساتھ، بالترتیب 26.5% اور 35.4% نسبتاً بلند تھی، جبکہ فلپائن اور مخلوط افراد کی شرح بالترتیب 19.2% اور 21.8% تک تھی۔ جبکہ دوسری جانب، جاپانی اور کوریائی اور سفید فام وغیرہ کی غربت کی شرح زیادہ نہیں تھی۔

ES.16 2016 میں بڑے EM گروپوں میں غربت کی صورتوں کا جائزہ لیا گیا، ایک طرف یہ دکھاتی ہے کہ ملازمت غربت کے خطرے کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے: جیسے کام کرنے والے گھرانوں میں رہنے والی آبادی کے اعلیٰ تناسب کے ساتھ نسلی گروپوں میں واضح طور پر غربت کی کم شرح رجسٹر کی گئی (پالیسی مداخلت سے قبل)۔ مزید برآں، انحصار کے تناسب، غربت کے خطرہ کو بڑھاتے ہیں۔ ایک گھرانے کا اقتصادی انحصار کا تناسب جتنا بلند ہو گا، خاندان کا بوجھ اتنا بھاری ہو گا، اور مجموعی طور پر غربت کی شرح بلند ہو جائے گی۔ نتائج اس ہانگ کانگ کی غربت کی صورتحال کی رپورٹ کی تائید کرتے ہیں۔

ES.17 مزید، 2016 میں غریب EMs کی مخصوص خاصیتوں پر مزید تجزیہ (پالیسی مداخلت سے پہلے) دکھاتا ہے کہ نسلی گروپوں کی غریب آبادی (ماسوائے جاپانی اور کوریائی اور سفید فام) عام طور پر کام کرنے والے گھرانوں میں رہتی تھی، جبکہ SA گروپس زیادہ بڑے گھرانوں میں مقیم تھے۔ ہانگ کانگ کی مجموعی غربت کی صورتحال سے ان دو پہلوؤں میں نمایاں فرق آیا۔ خاص طور پر:

(i) کام کرنیوالوں کی غربت عام تھی: 64.7% غریب EMs کام کرنے والوں کے گھرانوں میں مقیم تھے، جو ہانگ کانگ میں مجموعی غریب آبادی کا 50.3% سے بھی زیادہ تھا۔ SAs کے معاملے میں یہ بات زیادہ نمایاں تھی، جن میں تقریباً 80% غریب پاکستانی اور نیپالی کام کرنے والے گھرانوں میں مقیم تھے؛ اور

(ii) زیادہ تر بڑے گھرانوں میں مقیم ہونا: نصف سے زائد (50.5%) غریب 4 EMs افراد اور اس سے زائد کے گھرانوں میں مقیم تھے (ہانگ کانگ میں مجموعی غریب آبادی کا مشابہ تناسب صرف 34.4% تھا)، جس کا مشاہدہ، زیادہ تر SAs میں کیا گیا تھا۔

تقریباً 70% غریب SAs زیادہ تر 4-افراد اور اس سے زائد پر مشتمل گھرانوں میں مقیم تھے، خاص طور پر پاکستانیوں میں، اس کا تناسب 85.9% تک زیادہ تھا۔

ES.18 2011 کے موازنہ میں، 2016 میں عام طور پر تمام نسلی گروپوں میں غربت کی شرح میں اضافہ ہوا، ماسوائے پاکستانیوں کے، جن میں غربت کی شرح بلند 59.2% سے کم ہو کر 56.5% پر گر گئی تھی۔ نتیجے کے طور پر، SAs میں غربت کی شرح 26.4% سے کم ہو کر 25.7% پر آ گئی تھی۔ دوسری جانب، انڈونیشیائی باشندوں کی غربت کی شرح میں 27.8% سے 35.4% پر نمایاں اضافہ ہوا۔

ES.19 تجزیہ سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بڑے نسلی گروپوں کی غریب آبادی کے سائز میں قبل از مداخلت تبدیلیوں کا نتیجہ بنیادی طور پر کام کرنیوالے گھرانوں میں غریب آبادی سے نکلا تھا، جو کہ جاپانی، کوریائی اور سفید فام آبادی کے استثنیٰ کے علاوہ ہے۔ دوسری جانب، پاکستانیوں کی غریب آبادی میں (600 افراد) کا کم ہونا، 2011 اور 2016 کے درمیان کام نہ کرنے والے گھرانوں میں بنیادی طور پر ان کی غریب آبادی میں کمی واقع ہونے کی وجہ سے تھا۔

ES.20 EM کام کرنے والوں کی غربت کے اسباب کے ایک جائزہ سے پتہ چلتا ہے کہ کام کرنے والوں کی غربت ان کی کم آمدنی سے منسوب ہو سکتی ہے جس کا نتیجہ 2016 میں پالیسی کے مداخلت سے پہلے نسبتاً کم تعلیم کا حصول اور کم کام کرنے کی مہارت کی صورت میں نکلتا ہے۔ بعض نسلی گروپوں (جیسے بھارتیوں) میں کام کرنے والے غریب افراد کی بانگ کانگ میں رہائش کی مختصر مدت بھی ایک عامل ہو سکتی ہے۔ جنوب مشرقی ایشیائی کارکنان میں جز وقتی کام کرنیوالے / کم روزگار کے حامل افراد کا ایک زیادہ تناسب بھی عوامل میں سے ایک تھا جو ان کی محدود روزگار کی آمدنیوں کا سبب بنا۔ دوسری جانب، بعض نسلی گروپوں کی غریب آبادی، جیسا کہ پاکستانی اور نیپالیوں میں، ان کی بے روزگاری کی شرح^{xii} مجموعی غریب آبادی کی نسبت تھوڑی سی زیادہ بلند تھی۔ یہ ان نسلی گروپوں کے بے روزگاری کی وجہ سے غربت کی لکیر سے گرنے والے نسبتاً زیادہ واقعات کی بالواسطہ عکاسی کرتا ہے۔

ES.21 گھرانے کے مالیاتی بوجھ کے لحاظ سے کام کرنے والوں کی غربت کے اسباب کا تجزیہ کرنے سے، کم ملازمتی آمدنیوں کے علاوہ، مختلف نسلی گھرانوں کے گروپوں میں کام کرنے والے غریب افراد کو عام طور پر اکیلے ہی اپنے کندھوں پر خاندان کا بوجھ اٹھانا پڑا تھا۔ یہ خاص طور پر SAs میں تھا، جن میں 2016 کے اعداد و شمار نے دکھایا کہ صرف اوسطاً 1.2 کام کرنے والوں اراکین کو اپنے کام کرنے والے غریب گھرانوں میں اوسطاً 4.2 افراد کے سائز کے گھرانوں کو مالی معاونت فراہم کرنا تھی (پالیسی مداخلت سے پہلے)، جیسا کہ ہر کام کرنے والے رکن کو اوسطاً 2.6 کام نہ کرنے والے اراکین کی معاونت کرنا تھی۔

xii آبادی کی مردم شماری/ذیلی مردم شماری کے ڈیٹا کی بنیاد پر بے روزگار افراد کا تخمینوں کا امکان ہے کہ وہ عین درستگی کے کم درجہ پر ہوں۔ EMS کے بے روزگاری کی صورتحال کا تجزیہ کرنے کے لئے ایک کارآمد بنیاد کی عدم موجودگی میں، متعلقہ بے روزگاری کے اعداد و شمار صرف عمومی حوالہ کے لئے ہیں۔

ان کے درمیان، پاکستانی گھرانے سب سے کڑی صورتحال کا شکار تھے (ہر کام کرنے والے رکن کو اوسطاً 3.5 خاندان اراکین کی مالی اعانت کرنی تھی)۔

ES.22 مختصر یہ کہ، اگرچہ EMS زیادہ تر کام کرنے والے گھرانوں میں مقیم تھے، لیکن وہ عام طور پر بڑے خاندانوں اور کم ملازمت کی کمائیوں کے حامل برسرروزگار افراد کی محدود تعداد کے نتیجے میں بہاری خاندانوں کے بڑے بوجھ تلے دبے ہوئے تھے۔ چنانچہ، ان کے لئے غربت سے نکلنا نسبتاً مشکل تھا، یہاں تک کہ کام کرنے والے اراکین کے حامل خود مختار گھرانوں کے لئے بھی، جس کا نتیجہ EMS کے مابین کام کرنے والوں کی غربت کے پھیلاؤ کی صورت میں نکلا۔

ES.23 اس کے علاوہ، کام کرنے والوں میں غربت EMS کی مخصوص غربت کی خصوصیت تھی، 2016 کے اعداد و شمار نے کئی نسلی گروپوں کی غریب آبادی میں غریب بڑے افراد (پالیسی مداخلت سے پہلے) کے ایک بڑا حصے کو بھی ظاہر کیا۔ یہ جنوب مشرقی ایشیائی آبادی جیسے تھائی اور انڈونیشیائی، کے درمیان خاص طور پر نمایاں تھا۔ جیسا کہ بڑی عمر کے افراد معاشی لحاظ سے زیادہ تر غیرفعال ہونے کے رجحان کے حامل تھے، تو ہو سکتا ہے کہ ایک نسلی گروپ میں بڑے افراد کے ایک بڑے حصے نے اس کی غربت کی شرح پر مزید براہ راست دباؤ ڈالا ہو۔

ES.24 **پالیسی مداخلت کے بعد** EMS کی غربت کی صورتحال کا تجزیہ کرنے سے، 2016 کے اعداد و شمار دکھاتے ہیں کہ پالیسی مداخلت کے بعد (متواتر کیش) غریب EM گھرانوں کی تعداد 19 500 اور غریب EMS کی تعداد 44 700 تھی، اور غربت کی شرح 17.6% تھی۔ حکومت کے متواتر کیش فوائد نے غربت کی شرح کو 1.8 فیصد پوائنٹ تک کم کرتے ہوئے، 4 600 افراد کو غربت سے نکالا، جو کہ 2011 میں صورتحال سے قابل تقابل تھا (غربت کی شرح میں کمی 1.9 فیصد پوائنٹس تھی) اسی دوران، 2016 میں پالیسی مداخلت کے بعد غریب EM گھرانوں کا اوسط ماہانہ غربت کا فرق \$5,100 تھا، جو 2011 میں \$1,900 کے مقابلے میں قبل از مداخلت فرق میں \$1,100 کی کمی کی نمائندگی کرتا تھا۔ یہ قیاساً خود اعتماد EMS کی بڑی تعداد اور اس مدت میں سماجی فوائد پر EMS کے انحصار کے کم تناسب کی نمائندگی کرتا ہے۔

ES.25 متواتر کیش کی پالیسیوں کے علاوہ، غیر متواتر کیش اور عام اشیاء فوائد (بنیادی پبلک رینٹل ہاؤسنگ (PRH)) کی فراہمی نے بھی غریب EMS کے مالی بوجھ کو کم کرنے میں مدد دی۔ خاص طور پر، 2016 میں پالیسی مداخلت کے بعد (متواتر + غیرمتواتر کیش) EMS کی غربت کی شرح 16.1% تھی، جو متواتر کیش مداخلت کے بعد متعلقہ اعداد و شمار پر 1.5 فیصد پوائنٹس کی ایک مزید کمی تھی۔ مزید برآں، 2016 میں پالیسی مداخلت (متواتر کیش + عام اشیاء) کے بعد EMS کی غربت کی شرح 14.5% تھی، جس نے قبل از مداخلت کے اعداد و شمار میں ایک نمایاں کمی 4.9 کی نمائندگی کی (3.1 فیصد پوائنٹس کی ایک اضافی کمی)۔

ES.26 پالیسی کی مداخلت سے قبل کی صورتحال کی طرح، 2016 میں پالیسی مداخلت کے بعد SAs کی غربت کی شرح نسلی گروپوں میں نسبتاً زیادہ (23.0%) تھی، جبکہ ان کی غریب آبادی کی تعداد زیادہ حصہ کی حامل تھی (جو غریب EM آبادی کا 40.1% بیان کیا گیا ہے)۔

مزید برآں، تھائی اور انڈونیشیائی کی غربت کی شرح بالترتیب 22.4% اور 33.2% کافی زیادہ بلند تھی، جبکہ جاپانی، کوریائی اور سفید فام کے غربت کا خطرہ عیاں نہیں تھا۔

ES.27 EMS نے اپنی تعداد کے کم تناسب کے سماجی بہبود پر انحصار کے ساتھ، ملازمت کے ذریعے بڑی حد تک خود اعتمادی حاصل کی۔ محکمہ برائے سماجی بہبود (SWD) کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ 2011 اور 2016 کے دوران بڑے نسلی گروپوں کے جامع سوشل سماجی سیکورٹی معاونت (CSSA) کے وصول کنندگان کی تعداد کم ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ، 2016 میں EMS کے قبل از مداخلت کے غربت کے اعداد و شمار سے یہ اندازہ لگایا گیا کہ کم آمدنی والے کام خاندان کا الاؤنس (LIFA) (جس کو 1 اپریل 2018 سے نیا نام بطور ورکنگ فیملی الاؤنس اسکیم دیا جائے گا) موصول کرنے والے بڑے نسلی گروپوں میں غریب آبادی کے حصے اور بڑی عمر کے افراد کا لیونگ الاؤنس (OALA) / بڑی عمر کے افراد کے لئے الاؤنس (OAA) وصول کرنے والے بڑے نسلی گروپوں میں بڑی عمر کے غریب افراد کے حصے عمومی طور پر مجموعی غریب آبادی کے مقابلے میں زیادہ کم تھے۔ بڑے نقدی کے فوائد کے غیر وصول کنندگان کا حصہ (بشمول CSSA، سوشل سیکورٹی الاؤنس (SSA)^{xiii} اور LIFA) عام طور پر 2011 اور 2016 کے درمیان بڑے نسلی گروپوں کی غریب آبادی میں سے زیادہ تھا، جس میں متواتر نقدی کی پالیسیوں کے ساتھ غربت کے خلاء میں نمایاں طور پر کمی لائی گئی ہے۔

ES.28 اس کے باوجود، غربت کے انتہائی خطرے کے حامل نسلی گروپ، جیسا کہ پاکستانی، تھائی، انڈونیشیائی اور فلپائنی، کی غربت کی شرح میں 2016 میں متواتر کیش مداخلت کے بعد بھی وسیع تر کمی واقع ہوئی ہے۔ پاکستانیوں میں غربت کی شرح میں پالیسی مداخلت سے پہلے 56.5% سے 48.6% میں نمایاں کمی ہوئی ہے، اگرچہ یہ اب بھی نسبتاً زیادہ رہی تھی۔

ES.29 2016 کے اعداد و شمار میں انفرادی پالیسی کے مداخلت کے موثر ہونے کے تخمینے کی بنیاد پر، CSSA غربت کے خاتمے میں سب سے زیادہ مؤثر بڑا متواتر کیش فائدہ تھا، جس نے 3 EMs کو 700 سے باہر نکالا اور غربت کی شرح میں 1.5 فیصد پوائنٹس کی کمی آئی۔ اس کے علاوہ، SSA نے بھی 0.7 فی صد پوائنٹس سے غربت کی شرح کو کم کرنے میں مدد کی۔ LIFA بھی غربت کی شرح میں 0.3 فیصد پوائنٹس کی کمی لاتے ہوئے موثر رہی۔ اس کے علاوہ، غیر متواتر نقدی کی پالیسیوں اور PRH کی فراہمی کے غربت کے خاتمے پر اثرات بھی نمایاں نظر آتے تھے، EM غربت کی شرح میں 1.5^{xiv} اور 1.8 فی صد پوائنٹس بالترتیب کمی ہوئی ہے۔

ES.30 عام درجے کے EMS کی صورتحال کی SAs زیادہ نمائندگی کرتے ہیں۔

xiii SSA میں OAA، OALA اور معذوری الاؤنس (DA) شامل ہیں۔

xiv تمام متواتر کیش کی پالیسیوں پر غور کرنے کے بعد اضافی غربت کے خاتمے کا اثرات۔

پالیسی مداخلت (متواتر نقدی) کے بعد SAs کی غربت کی صورتحال پر مرکوز کردہ تجزیہ نشاندہی کرتا ہے کہ 2016 میں پالیسی مداخلت کے بعد، 23.0% کی شرح غربت کے ساتھ، 4 400 غریب SA گھرانے اور 17 900 غریب SAs تھے۔

ES.31 قبل از اور بعد از مداخلت غربت کے اعداد و شمار کے موازنہ میں، 2016 میں متواتر کیش فوائد نے 2 100 SAs کو غربت سے نکالا، جس سے غربت کی شرح میں 2.7 فیصد پوائنٹس سے کمی ہوئی۔ دریں اثناء، پالیسی مداخلت کے بعد غریب SA گھرانوں کی اوسط ماہانہ غربت فرق \$4,700 تھا، جو قبل از مداخلت فرق پر نمائندگی کرتے ہوئے \$1,500 تھا۔

ES.32 SAs کی غریب آبادی کی صورتحال میں غیر متواتر نقدی اور عام اشیاء فوائد کی پالیسی مداخلت کے ساتھ مزید بہتری ہوئی: 2016 میں پالیسی مداخلت (متواتر + غیر متواتر کیش) کے بعد SAs کی غربت کی شرح 20.9% پر نیچے گر گئی، اور (متواتر کیش + عام اشیاء) پالیسی مداخلت کے بعد مزید تخفیف سے 18.0% تھی۔

ES.33 پالیسی کی مداخلت (متواتر نقدی) کے بعد غریب SA بادی کی اکثریت کے لئے عمر، بچوں اور بالغ افراد عمر 18-64 کے لحاظ سے تجزیہ کردہ، جبکہ غریب SA بڑی عمر کے افراد کی تعداد نسبتاً کم رہی تھی۔ دوسری جانب، SA بچوں کی غربت کی شرح 33.6% تک پہنچ گئی ہے، جو تمام EM بچوں کے مقابلے میں 23.4% اور اس کے ساتھ ساتھ بڑی عمر کے گروپوں میں SAs اور EMs کے مقابلے میں نمایاں طور پر زیادہ ہے۔ اس کے باوجود، SA اور تمام EM بڑی عمر کے افراد کی (بالترتیب 23.1% اور 25.9%) غربت کی شرحیں اس مجموعی آبادی کی (31.6%) سے کم تھیں۔

ES.34 منتخب شدہ سماجی-اقتصادی گھرانہ گروپ کی طرف سے تجزیہ کردہ، متواتر نقدی کی پالیسی مداخلت کے بعد، زیادہ تر غریب SAs بچوں کے حامل SA گھرانے تھے، جبکہ کام کرنے والے گھرانوں اور بڑے گھرانوں سے غریب SAs بھی عام تھے۔ غربت کی شرح کے لحاظ سے، منتخب شدہ سماجی اقتصادی گھرانوں کے گروپوں میں SAs کی شرح عام طور پر تمام EMs کے متعلقہ اعداد و شمار سے بلند تر تھی۔ قابل ذکر بات یہ تھی بچوں کے ساتھ SA کے خاندانوں کی غربت کی شرح (29.1%) بچے نہ رکھنے والوں (12.1%) کے مقابلے میں بہت زیادہ تھی اور سابقہ بعد والے کی نسبت تقریباً 2.5 گنا زیادہ تھی۔ مزید برآں، گھرانے کے سائز کے ساتھ غربت کی شرح میں اضافہ ہوا: 1 سے 2 افراد پر مشتمل SA گھرانوں کی غربت کی شرح صرف 9.9% تھی جبکہ 5 اور اس سے زائد SA گھرانوں میں شرح 29.4% تک بڑھ گئی۔

ES.35 دوسری جانب، SA کام کرنے والے گھرانوں کی غربت کی شرح 19.0% تھی، جو SA معاشی لحاظ سے غیر فعال گھرانوں کے 75.7% کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم تھی لیکن تمام EM کام کرنے والے گھرانوں کی 13.0% کی نسبت پھر بھی بلند تر تھی۔ مزید برآں، غریب EM اور SA گھرانے زیادہ تر پرائیویٹ یا PRH کرایہ دار تھے۔

ES.36 ڈسٹرکٹ کی طرف سے ایک تجزیہ سے پتہ چلتا ہے کہ متواتر نقدی کی مداخلت کی پالیسی کے بعد، کوائی ٹنگ اور شام شوئی پو میں غریب SAs کی زیادہ بڑی تعداد اور غربت کی شرحیں

بلند تر تھیں؛ جبکہ یو سیمم مونگ اور یوآن لانگ میں بھی غربت کے شکار SAs کی ایک کافی بڑی تعداد موجود تھی۔

ES.37 EMs کے مرکزی دھارے کے معاشرے میں انضمام کے لئے زبان اور مواصلت کی صلاحیتیں بے حد اہمیت کی حامل ہیں۔ اس سلسلے میں، یہ رپورٹ 2016 آبادی بطرف مردم شماری کی طرف سے زبان کی صلاحیتوں کے بارے میں تفصیلی اعداد و شمار بیان کرتی ہے تاکہ SAs آبادی اور ان کی غریب آبادی کی بڑی زبان کی خصوصیات اور صلاحیتوں کا تعین کیا جا سکے۔

ES.38 نتائج ظاہر کرتے ہیں کہ صرف معمولی تناسب کے غریب SAs نے یا تو چینی^{xv} یا انگریزی کو اپنی معمول کی زبان کے طور پر اپنایا، جب کہ ان میں سے کچھ نہ تو چینی یا نہ ہی انگریزی بول / پڑھ / لکھ سکتے تھے۔ SAs بظاہر انگریزی کی نسبت چینی زبان میں بہت کم ماہر تھے۔ تاہم، بچوں کو اپنے بڑوں کی نسبت دو زبانوں پر، خاص طور پر چینی زبان پر زیادہ عبور حاصل تھا۔ تجزیہ یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ جب SA گروپوں میں کام کرنے والے غریبوں کی صرف ایک قلیل تعداد چینی یا پھر انگریزی، بولنے، پڑھنے اور لکھنے سے قاصر تھی، معاشی لحاظ سے غیر فعال اسکول میں شرکت نہ کرنے والے افراد کے درمیان متعلقہ تناسب نمایاں طور پر بلند تر تھا۔ یہ نشاندہی کرتا ہے کہ ان کی ملازمت میں کردار ادا کرنے کے لئے زبان کی مہارت ایک اہم عامل ثابت ہو سکتی ہے۔

کلیدی مشاہدات

ES.39 یہ رپورٹ، 2016 آبادی بطرف مردم شماری کے نتائج کی بنیاد پر ہانگ کانگ میں بڑے گروپوں کی آبادیاتی اور سماجی-معاشی خصوصیات کا پہلے تجزیہ اور موازنہ کرتی ہے، اور پھر EMs کے غربت کی تازہ ترین صورتحال کا اندازہ اور تجزیہ کرنے کے لئے غربت کی لکیر تجزیاتی فریم ورک کو آبادی بطرف مردم شماری اعداد و شمار پر اطلاق کرتی ہے۔ اس رپورٹ میں تجزیات کا مجموعہ سات اہم مشاہدات کو زیر غور لاتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

ES.40 مشاہدہ 1: SAs کے ساتھ زیادہ شدید خطرے میں، EM گروپ کے غربت کا خطرہ واضح طور پر مختلف تھا

➤ تمام EMs: 2016 میں پالیسی مداخلت سے پہلے اور بعد میں غریب گھرانوں کی تعداد، غریب آبادی کا سائز اور غربت کی شرح مندرجہ ذیل تھی:

- پالیسی کی مداخلت سے پہلے: 22 400 گھرانے، 49 400 افراد اور 19.4%؛
- پالیسی کی مداخلت کے بعد (متواتر نقدی): 19 500 گھرانے، 44 700 افراد اور 17.6%؛

xv چینی میں کیٹونیز، پوٹنگوا اور دیگر چینی زبانیں (جیسے ہیکا اور سنگھائسی) شامل ہیں۔

■ پالیسی کی مداخلت کے بعد (متواتر + غیر-متواتر نقدی): 18 200 گھرانے، 41 100 افراد اور 16.1%؛ اور

■ پالیسی کی مداخلت کے بعد (متواتر نقدی + عام اشیاء): 16 500 گھرانے، 36 800 افراد اور 14.5%۔

EM گروپوں میں غربت کی صورتحال واضح طور پر مختلف تھی، جس میں SA زیادہ شدید غربت میں تھے: غریب EM آبادی کے 40% SAs تھے، جن کی مختلف نسلی گروپوں میں غربت کی شرح نسبتاً بلند تھی۔

➤ SAs: 2016 میں پالیسی مداخلت سے پہلے اور بعد میں غریب گھرانوں کی تعداد، غریب آبادی کا سائز اور غربت کی شرح مندرجہ ذیل تھی:

■ پالیسی کی مداخلت سے پہلے: 5 000 گھرانے، 20 000 افراد اور 25.7%؛

■ پالیسی کی مداخلت کے بعد (متواتر نقدی): 4 400 گھرانے، 17 900 افراد اور 23.0%؛

■ پالیسی کی مداخلت کے بعد (متواتر + غیر-متواتر نقدی): 4 100 گھرانے، 16 300 افراد اور 20.9%؛ اور

■ پالیسی کی مداخلت کے بعد (متواتر نقدی + عام اشیاء): 3 700 گھرانے، 14 000 افراد اور 18.0%۔

پالیسی مداخلت (متواتر کیش) کے بعد، پاکستانیوں کو غریب SA آبادی کا تقریباً نصف (8 600 افراد) شمار کیا اور تمام SA گروپ میں سب سے زیادہ، 48.6% کی غربت کی شرح کے تابع تھے۔

ES.41 مشاہدہ 2: غربت کی مجموعی صورتحال کے برعکس، کام کرنے والوں کی غربت EMs کی غربت کی صورتحال کو بیان کرتی ہے جبکہ ان کی غربت کی شرح میں اضافہ زیادہ تر کام کرنے والے غریب گھرانوں کے ایک بڑے حصے میں اضافے کی وجہ سے تھا۔

➤ بانگ کانگ کی مجموعی غربت کی صورتحال سے نہایت مختلف، EMs نے بڑی حد تک روزگار کے وسیلے سے خود مختیاری حاصل کی اور غریب گھرانے (64.7%) زیادہ تر کام کرنے والے گھرانوں میں مقیم تھے، جو کہ SAs کے معاملہ میں زیادہ نمایاں (77.4%) تھے۔

➤ 2011 اور 2016 کے درمیان، پالیسی کی مداخلت سے پہلے اور بعد میں نسلی گروپوں میں غربت کی شرح اور غریب آبادی کے سائز میں عام طور پر اضافہ ہوا ہے۔ غریب آبادی میں تبدیلیوں کا تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ بڑھنے کی طرف رجحان بڑی حد تک کام کرنے والے گھرانوں میں رہنے والی غریب آبادی کے سائز میں اضافہ کی وجہ سے تھا۔

➤ EMs کے مابین، کام کرنے والوں کی زیادہ شدید غربت کی صورتحال نے بھی غربت کی شرح کی عکاسی کی: 2016 میں پالیسی مداخلت (متواتر کیش) کے بعد، SA کام

کرنے والے گھرانوں کی غربت کی شرح 19.0% تھی جبکہ تمام EM کام کرنے والے گھرانوں کی غربت کی شرح 13.0% تھی، یہ دونوں مجموعی آبادی کے 8.0% سے بلند تر تھیں۔

ES.42 مشاہدہ 3: برسرروزگار افراد کی کم تعلیمی حصولیابی اور مہارت کے درجات کی کمی کی وجہ سے روزگار کی کم آمدنی، کام کرنے والوں کی غربت کے اہم اسباب تھے۔ مزید برآں، عام طور پر بڑے سائز کے گھرانوں کے ساتھ، اس طرح کے برسرروزگار افراد کو اپنے خاندان کا بوجھ اکیلے اپنے کندھوں پر اٹھانا پڑا، جس نے انہیں ملازمت کے ہونے کے باوجود، غربت سے باہر نکلنا ان کے لئے زیادہ مشکل بنا دیا تھا۔

➤ یہ بات تشویش کا باعث ہے کہ EMS نہایت سخت شدید غربت کا شکار تھے۔ یہ ناقص کام کرنیوالے افرادی کی بنا جوش و خروش ملازمت کی آمدنی سے منسوب کیا جا سکتا ہے جس کا سبب ان کا نسبتاً کم تعلیمی حصول اور مہارت کے درجات، اور اس کے ساتھ بعض نسلی گروپوں (جیسے بھارتی) میں ناقص کام کرنے والوں کے ہانگ کانگ میں مختصر مدت رہائش ہو سکتی ہے۔ مزید برآں، جنوب مشرقی ایشیا کے برسر روزگار افراد کے محدود روزگار کی آمدنیاں جزو وقتی/عارضی برسر روزگار افراد کے ایک بلند تناسب سے بھی منسوب تھیں۔

➤ مزید برآں، مختلف نسلی گھرانوں کے گروپوں میں کام کرنے والے غریب افراد کو عام طور پر اکیلے ہی خاندان کا بوجھ اٹھانا پڑا۔ یہ خاص طور پر SAs میں تھا، جس میں صرف 1.2 کام کرنے والے اراکین اپنے کام کرنے والے غریب گھرانوں میں اوسطاً 4.2 افراد کے سائز کے گھرانوں کا بوجھ اٹھانا تھا (پالیسی مداخلت سے پہلے)۔ ان میں، پاکستانی گھرانے سب سے زیادہ شدید صورتحال میں تھے۔ چنانچہ، ان کے لئے غربت سے نکلنا نسبتاً مشکل تھا، یہاں تک کہ کام کرنے والے اراکین کے حامل خود مختار گھرانوں کے لئے بھی، جس کا نتیجہ EMS کے مابین کام کرنے والوں کی غربت کے پھیلاؤ کی صورت میں نکلا۔

ES.43 مشاہدہ 4: بیروزگاری کی وجہ سے غربت کی حد سے نیچے گرنے والے بعض نسلی گروپوں کے زیادہ واقعات

➤ کچھ نسلی گروپوں کی غریب آبادی کی بیروزگاری کی شرح نسبتاً بہت زیادہ تھی۔ مثال کے طور پر، غریب پاکستانیوں اور نیپالیوں کی (بالترتیب 18.7% اور 17.9%) بے روزگاری کی (پالیسی مداخلت سے پہلے) کی شرح مجموعی غریب آبادی کی (16.6%) شرح کی نسبت تھوڑا سی زیادہ تھی۔ یہ ان نسلی گروپوں کے بے روزگاری کی وجہ سے غربت کی لکیر سے گرنے والے زیادہ واقعات کی بالواسطہ عکاسی کرتا ہے۔

ES.44 مشاہدہ 5: کام کرنے والوں کی غربت کے علاوہ، حالیہ برسوں میں غریب عمر رسیدہ افراد (خاص طور پر جنوب مشرقی ایشیائی) کا ایک بڑا حصہ ہونے کا مشاہدہ کیا گیا تھا، اگرچہ ہانگ کانگ میں مجموعی آبادی کے مقابلے EM بڑے افراد کی مجموعی غربت کی شرح اب بھی کم تھی۔

➤ جبکہ کام کرنے والوں کی غربت EMS کی قابل ذکر غربت کی ایک نمایاں خصوصیت تھی، غریب EM بڑوں کا زیادہ بڑا حصہ تھا (خاص طور پر جنوب مشرقی ایشیائی جیسا کہ تھائییز اور انڈونیشیائی میں) جب مختلف نسلی گروپوں کے مابین غریب آبادی کا 2016 میں مشاہدہ اور جب اس کا 2011 کے ساتھ تقابل کیا گیا۔

➤ جیسا کہ بڑی عمر کے افراد زیادہ تر معاشی لحاظ سے غیر فعال ہونے کا رجحان رکھتے تھے، نسلی گروپ میں بڑی عمر کے افراد کا ایک بڑا تناسب غربت کی شرح کو بڑھا سکتا تھا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ SA اور تمام EM بڑی عمر کے افراد کی پالیسی مداخلت (متواتر نقدی) کے بعد، غربت کی شرح (بالترتیب 23.1% اور 25.9%) مجموعی آبادی کی (31.6%) کی نسبت کہیں کم تھی۔

ES.45 **مشاہدہ 6: EMS کا مالی بوجھ کم کرنے کی مدد سے حکومت کی بہبود کی منتقلیاں، ان کی غربت کی صورتحال کے خاتمہ میں مدد کے لئے جاری رہیں، اگرچہ وہ زیادہ تر خود مختار تھے اور سماجی فوائد (جیسے CSSA) پر کم انحصار کرتے تھے۔**

➤ EMS کے مابین کام کرنے والے گھرانوں کے بہت زیادہ پھیلاؤ کے ساتھ، انہوں نے ملازمت کے ذریعے بڑی حد تک خود انحصاری حاصل کی اور نقد امداد پر بہت کم انحصار کرتے تھے۔ عام طور پر، بڑے نسلی گروپوں کی غریب آبادی کے مابین درمیان بڑے نقدی فوائد کے غیر وصول کنندگان کے حصوں میں 2011 اور 2016 کے درمیان واضح طور پر اضافہ ہوا۔

➤ تاہم، 2016 میں، پالیسی مداخلت (متواتر کیش) کے بعد مختلف غربت کے اشارے پالیسی مداخلت سے پہلے والوں کی نسبت پھر بھی بہتر رہے تھے۔ غیر متواتر کیش اور عام اشیاء فوائد (ابتدائی طور پر PRH) کی فراہمی نے غربت کے اشارے میں بہتری لانے میں مزید تعاون کیا اور EMS کی ان کے مالی بوجھ کو کم کرنے میں مدد کی۔ بڑے متواتر نقدی فوائد کے مابین، CSSA سب سے زیادہ مؤثر رہی جبکہ SSA اور LIFA نے بھی غربت کے خاتمے میں اپنی موثریت کو ظاہر کیا۔ مزید بڑا، غیر متواتر کیش فوائد اور PRH بھی EMS کی غربت کی صورتحال کے خاتمے میں کافی مؤثر رہے تھے۔

ES.46 **مشاہدہ 7: SAs کے کم تعلیمی حصولیابی کو مدنظر رکھتے ہوئے، کچھ نسلی گروپوں میں نوجوانوں کے تناسب، جو بعد از پوسٹ ثانوی پروگراموں میں داخل ہوئے، بہت کم تھا۔ زبان کی مہارتوں میں کمی ایک ایسا عامل تھا جس نے ان کی ملازمت کی صلاحیت اور معاشرے میں ضم ہونے میں رکاوٹ پیدا کی**

➤ کچھ SA اور جنوب مشرقی ایشیائی نسلی گروپوں میں اعلیٰ ثانوی تعلیم حاصل کرنے والی آبادی کا تناسب کم تھا۔

2011 اور 2016 کے مابین، نوجوان EMS میں اسکول میں شرکت کی شرح میں عمومی بہتری کے باوجود، نوجوان نیپالیوں میں متعلقہ شرح کم درجے پر موجود رہی۔ یہ نشاندہی کرتا ہے کہ کچھ نوجوان SAS نے پوسٹ سیکنڈری سطح پر تعلیمی حصول کے لحاظ سے بدستور ایتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور شاید ان میں سے کئی افراد نے کام کاج کرنے والے افراد میں شمولیت کے لئے ابتدائی اسکول بھی چھوڑ دیا تھا۔

➤ زبان کی صلاحیتوں کے لحاظ سے، SAS عام طور پر چینی کی نسبت انگریزی پر زیادہ عبور رکھتے تھے، جبکہ بات چیت کرنے کی نسبت، ان کی چینی زبان پڑھنے اور لکھنے کی صلاحیت بدتر تھی۔ بڑے افراد کی نسبت SA بچے انگریزی اور چینی میں زیادہ ماہر تھے۔ اس کے علاوہ، معاشی لحاظ سے غیر فعال SAS کو، عام طور پر برسرروزگار SAS کی مقابلے میں چینی اور انگریزی پر کم عبور حاصل تھا۔ یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ان کی ملازمت میں کردار ادا کرنے کے لئے چینی اور انگریزی زبان کی مہارت ایک اہم عامل ہو سکتی ہیں۔

پالیسی کے مضمرات

ES.47 حکومت غربت میں کمی کو، اور خاص طور پر، بشمول EMS، کم مستفیدی کی ضروریات کو بہتر طریقے سے پورا کرنے کو بے انتہاء اہمیت دیتی ہے۔ EMS کو ہانگ کانگ میں زندگی کو اپنانے میں مدد دینے کے لئے، حکومت مختلف بیورو اور محکموں کے ذریعے EMS کی مختلف ضروریات کے لئے نہایت موزوں ہدف کردہ امداد کے اقدامات کو متعارف کرانا جاری رکھے گی۔

ES.48 روزگار اور تربیت کی حمایت: ملازمت غربت کا خطرہ کم کرنے میں مدد دیتی ہے، جبکہ معاشی ترقی، ملازمتوں کی تخلیق اور مہارتوں میں بہتری لانا غربت کے جڑ سے خاتمے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اس رپورٹ کے نتائج مزید ظاہر کرتے ہیں کہ EM افرادی قوت میں نئے آنیوالوں کی تعداد نمایاں تھی، جبکہ کچھ نسلی گروپوں کے LFPRs بدستور نسبتاً کم رہے اور غریب آبادی زیادہ شدید بے روزگاری کے خطرے سے دوچار رہی۔ دوسری جانب، بعض EM افراد کی زبان کی کم مہارت ان کی ملازمت کی قابلیت کو متاثر کر سکتی تھیں۔ یہ مشاہدات ظاہر کرتے ہیں کہ ان کی زبان کی مہارت اور LFPR کو بڑھانے سے ان کی غربت کے خطرے کو کم کیا جا سکتا ہے۔

ES.49 لیبر ڈیپارٹمنٹ (LD)، روزگار برقراری بورڈ (Employment Retraining Board)، ووکیشنل ٹریننگ کونسل (Vocational Training Council)، اور تعمیراتی صنعت کونسل (Construction Industry Council)، EMS کے روزگار کی معاونت کرنے کی خدمات فراہم کرنے اور ان کی مہارت کو بہتر بنانے اور آمدنی کی ترقی میں سہولت کے لئے مناسب کام سے متعلق تربیت کی پیشکش کرنا جاری رکھیں گے۔

ES.50 **تعلیمی مدد:** تعلیم بین الاقوامی غربت کے خاتمے کے لئے اشد ضروری ہے جبکہ چینی زبان میں مہارت، کمیونٹی میں EMS کے انضمام اور بعد از ثانوی پروگراموں میں داخلے کی کلید ہے۔ ان نتائج سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ کچھ SAS اور جنوب مشرقی ایشیائی باشندوں کے لئے ثانوی تعلیم حاصل کرنے کا حصہ کچھ زیادہ بلند نہیں تھا۔

مزید برآں، اگرچہ EM نوجوانوں کے لئے ہائی اسکول کی حاضری کی شرح کا مشاہدہ کیا گیا تھا، لیکن اعلیٰ تعلیمی حصول کے لحاظ سے بعض SA نوجوانوں (جیسے نیپالی نوجوانوں) کے مابین صورتحال اب بھی کم مطلوبہ تھی۔

ES.51 ایک اہمیت کے حامل معاملہ کے طور پر، نسبتاً نوجوان EM آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہانگ کانگ کی اس نئی نسل کو ہماری مجموعی مستقبل افرادی قوت کے معیار کو اپ گریڈ کرنے کے لئے مزید معاونت فراہم کی جانی چاہئے۔ ایجوکیشن بیورو غیر چینی بولنے والے طالب علموں اور ان کے والدین کی معاونت میں اضافہ جاری رکھے گا۔

ES.52 **فلاحی خدمات:** جہاں تک فلاحی خدمات کا تعلق ہے، ضرورت کے حامل تمام ہانگ کانگ رہائشیوں کو، قومیت یا نسل سے قطع نظر، سوشل ویلفیئر سروسز تک مساوی رسائی سے لطف اٹھانا چاہیے جب تک وہ اہلیت کے معیار پر پورا اترنا جاری رکھتے ہیں۔ لیبر اینڈ ویلفیئر بیورو (Labour and Welfare Bureau)، مختلف خدمات بشمول خاندان اور بچوں کی فلاحی خدمات، خدمات برائے نوجوانان، طبی سماجی خدمات، مختلف معاشرتی سیکورٹی کے منصوبوں وغیرہ کے ذریعے مقامی کمیونٹی کے انضمام میں EMs کے انضمام کرنے میں معاونت کو جاری رکھے گا، اس طرح سے ان کی ایڈجسٹمنٹ کے مسائل کے خاتمے میں مدد کرنے اور ان کے سماجی کام کاج اور خود انحصاری کی استعداد بڑھانا جاری رکھا جائے گا۔

ES.53 نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ EMs نے روزگار کے ذریعے بڑی حد تک خودمختاری حاصل کی اور کام کرنیوالوں میں غربت، غریب EMs کی ایک نمایاں خصوصیت تھی۔ وہ نقدی امداد پر کم انحصار کرتے تھے۔ اس کے علاوہ، مجموعی غریب آبادی کے مقابلے میں، بڑے نسلی گروہوں کے غریب EMs کے درمیان بڑے نقدی کے فوائد کے غیر وصول کنندگان کا ایک عام بہت بڑے حصے کا مشاہدہ کیا گیا تھا اور عام طور پر حالیہ برسوں میں تناسب میں اضافہ ہوا۔

ES.54 SWD، کام کرنے والے گھرانوں کا ورکنگ فیملی الاؤنس آفس اور طالب علم مالیاتی معاونت ایجنسی اور LD مختلف امداد کے اقدامات (بشمول LIFA اسکیم اور ورک انسینٹیو ٹرانسپورٹ سبسڈی اسکیم) کو فروغ دینا بھی جاری رکھیں گے تاکہ EMs کی اسکیموں کے بارے میں آگاہی اور سمجھنے میں اضافہ کیا جائے، اس مقصد کے ساتھ کہ وہ ضرورت پڑنے پر اپنی درخواستیں باسہولت جمع کرا سکیں۔

ES.55 **کمیونٹی کی شمولیت اور انضمام:** EMs جو ہانگ کانگ میں آباد ہو چکے ہیں جن میں سے بہت سے مقامی طور پر پیدا ہوئے اور پلے بڑھے ہیں۔ وہ پہلے ہی ہمارے ہانگ کانگ کے معاشرے کا حصہ بن چکے ہیں۔ ان کے لئے کمیونٹی میں انضمام کرنا اور خوش باش رہنا و کام کرنا انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ حکومت EMs کے مابین سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینا جاری رکھے گی اور ان کے عوامی خدمات کے استعمال میں معاونت کرتے ہوئے انہیں معاونت دیتی ہے۔ EMs (خاص طور پر SAs) میں تشہیراتی ہدف بندی کی مزید مؤثر اور نتیجہ خیز معاونتی پالیسیوں کے نفاذ کے لئے شعبہ برائے داخلی معاملات کی طرف سے پیش قدمی کی جائے گی۔

ES.56 غربت کی صورتحال کی مسلسل نگرانی: SA آبادی میں تیز رفتار اضافہ اور ان کے اعلیٰ غربت کے خطرے کو مدنظر رکھتے ہوئے، حکومت کو بذریعہ جیسا کہ آبادیاتی مردم شماریاں / ذیلی مردم شماریاں، غربت کی صورت حال کی باقاعدگی کی بنیاد پر نگرانی کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ EMs (خاص طور پر SAs) کی غربت کی صورت حال کی نگرانی کے لئے مسلسل شماریاتی اپ ڈیٹس فراہم کر سکتے ہیں۔